نواب مرزا شوق

یہ تخلص ہے حکیم تصدق حسین عرف نواب مرزا کا خلف حکیم آغا علیخان ہیں مولد اور مسکن انکا لکھنؤ ہے کلام میں نہایت صفائی ہے طبیعت عاشقانہ پائی ہے زبان شستہ و رفتہ محاورات خوب کلام دلچسپ ہے شاگرد استاد عدیم المثال یگانہ روزگار آتش بیان خواجہ حیدر علی آتش کے ہیں مثنوی بہار عشق اور زہر عشق اور فریب عشق کہ جو مشہور فی الآفاق ہے اور یہ واسوخت جو شامل اس مجموعہ بےنظیر کے کیا گیا ہے ان کی یادگار ہے فقط

دل سوختہ حکیم نواب مرزا صاحب

۵۱

وہ بھی کیا دن تھی کہ تم شوخ جفاکار نہ تھے
سرِ مو مثلِ سرِ زلف دل آزار نہ تھے

تیغ ابرو کیطرح خلق کی خونخوار نہ تھے
شوخ تھی گرم تھی اسطرح کی طرار نہ تھے

صورتِ برق جو رخسار چمک جاتی تھی
اپنی سائی سی بھی تم آپ جھجک جاتی تھی

۵۲

نہ تھے عیار، نہ مکار نہ تھے عربدہ جو
پیچ کی بات سمجھتے تھے نہ ہرگز سرِ مو

نہ اولجھ پڑنے مین تھی گیسو خمدار کی خو
جو نہ کہنا تھا وہ کہتے تھے تمہارے برو

واقفِ رمز و کنایہ نہ مری جان تھے تم
سیدھی اولٹی نہ سمجھتے تھے یہ نادان تھے تم

۵۳

چشمِ مخمور کی منظورِ نظر جام نہ تھا
ذکرِ حسنِ رخ و گیسو سحر و شام نہ تھا

ناز و انداز و ادا سی تمہین کچھ کام نہ تھا
نام کو پاس کوئی عاشق بدنام نہ تھا

اتنی آرایشِ تن پر نہ نظر تھی تمکو
نیک و بد سی نہ زمانی کی خبر تھی تمکو

ذکر کل کا ہی سمجھتی نہ تھی کچھ بات ذرا
خودنمائی کا نہ حاصل تھا طبیعت کو مزا

وضع البیلی تھی ہر بات مین الھڑپن تھا
چال سیدھی تھی نہ تھا اتنا دوپٹہ سیڑھا

بالیان پہنیکی رہتی تھی ان ارمانون مین
نیلی دوری سی نقط پہنی ہی [illegible]

یاد ہی اپتو نہو ویگا وہ تمکو زنہار — تاک مین بیٹہکو وہ تکنا وہ جوبن کا ابہار
آستینونکی پہنسی کرتی وہ بازو طپار — نیی ملے مسی گے وہ انت وہ آغاز بہار

وہ ہراک باتمین اٹہلانا وہ البیلا پن
وہ دبی بات وہ بجائی تمہاری چتون

دیکہنی والی ہین ہم بہی تو تری ادس سنکی — ایک دن مین کبہی چار آنکہ نہ تم کرتی تہی
شوخ چشمی تہی طبیعت مین مگر پہلے سے — چشم بد دور ہو تلخی تہی یہی تہی کہتے

جان عشاق پہ شوخی تری آفت ہوگے
اب تو فتنہ ہی کوئی دن مین قیامت ہوگی

دل عاشق کو نہ اسطرح لگا لیتی تہے — یون زبان دانت کی نیچی نہ دبا لیتی تہے
دیکہتا تہا جو کوئی تیوری چڑہا لیتی تہے — شرم آجاتی تہی آنکہونکو جہکا لیتی تہے

رعد جسوقت گرجتا تہا تو گہبراتے تہے
بجلی جب کوندتی تہی ڈر کی چمٹ جاتی تہے

چل بلی تہی ٹہہرتی نہتی گہڑی بہر ایک جا — کہیل اور کود مین رہتا تہا تو اے ماہ لقا
مشک سیپارہ تہا تعویذ سر اک ہیکل کا — طوق گردن مین رہا کرتا تہا منت کا پڑا

ٹہری پہنی ہوئی چاکل کی چہڑی پہرتی تہی
پائنچی پکڑی ہوی دوڑی پڑی پہرتی تہی

ناز و انداز و ادا آپکو آتی کب سے تہے — بیٹہی چتونکی اشارونسی بلاتی کب تہے
پائنچی نازسی چلنی مین اوٹہاتی کب تہے — کبک و طاؤس کی رفتار و کہاتی کب تہے

چالین وہ سیکہین کہ سبکو کیا مائل تمنے
پیسی عشاق کی مہندی کیطرح دل تمنے

یاد ہی شرم و حیا یہ تمہارا تہا حال — بد مزہ ہوتی تہی شوخی یہی جو کرتا تہا زال
تہا نہ چوٹی کو ضرر سور کی چلتی تہی چال — درد سر ہوتا تہا ہوتی تہی جو مہندی پامال

اپنی تعریف پہ اتنا نہ اکڑتے تھے تم
باتین کوئی جو بنا تا نہا بگڑتے تھے تم

اگی ہر بات مین اسطرحکی چالاک نہ تھے
حسن تہا طالب آرایش پوشاک نہ تھے

صید دل اتنی تری بستہ فتراک نہ تھے
شرم ہر بات مین آجاتی تہی بیباک نہ تھے

عطر دو لہن کا نہ اسطرح سے ملے رہتے تھے
بند مہرم کی نہ یون آگی کہلے رہتے تھے

۱۲

آگی پٹی کبھی یون تمنی نکالی کب تھے
صدف گوش مین موتی کی جہالی کب تہی

چاندسی چہری پہ یون کیسو کی ہالی کب تھے
جنبدی اسطرح کبھی کانومین ڈالی کب تہی

آگی بالی مین نہ پچہلے کو لٹکتے دیکہا
برق کیطرح نہ بجلے کو چمکتے دیکہا

۱۳

گورا پنڈا تہا پہنتی تہی نہ پہولونکی ہار
چاندسو رج شب گیسو مین تہی لیل و نہار

عطر ملنے کا نہ تہا اذن بدن مین زنہار
سادگی وضع مین تہی تہی نہ یہ طرز رفتار

چال سیدہی کی سوا ٹیڑہی نہ چل سکتی تہی
حکم مسّی کا نہ تہا مہندی نہ مل سکتی تھے

۱۴

چشم بد دور تری چشم غزالی کب تہی
آڑہی ہیکل تو گلی مین کبھی ڈالی کب تہی

ٹیڑہی بہون رہتی تہی پر اتنی ہلالی کب تہی
تمنی یہ شوخی یہ طراری نکالی کب تہی

سر عشاق پہ نازل یہ بلا کسدن سے تھے
پاؤن تک آپ کی یہ زلف رسا کسدن تھے

آگی پر دی تری کمر کی گلابی کب سے تھے
آگی ڈوری تری آنکھونکی شہابی کب تہی

جمع یون آٹہ پہر آگی شرابی کب سے تھے
آگی عشاق کی مصروف خرابی کب تہی

چلمنین گہرکیون مین آگی لگاتین کب نہین
آنکہین [illegible] سہی لڑاتین کب تہین

کوئی بد وضع نہ صحبت میں بٹھاتی تھی تم
روز پیشانی پہ افشان نہ لگاتی تھی تم
گر سیان غیر و نسی کر کی نکلاتی تھی تم
لب گلبرگ پہ لاکھا نہ جماتی تھے تم

مستی اور پان سی رغبت تمہیں نہ ذرا تھی
شعلہ رو آگی تو یہ گرمی بازار نہ تھی

۱۷

آئینہ دیکھا تھا کس روز بہن کر پوشاک
بال کھولی ہوئی پھرتی تھی نہ اتنی بیباک
نہ یہ طراری تھی آگی نہ تھی اتنی چالاک
نہ زبان قینچی سی چلتی تھی نہ دامن تھا چاک

سینہ کیسا کبھی عریان نہ گلا رہتا تھا
اتنا شانے سے دوپٹہ نہ ڈھلا رہتا تھا

۱۸

بی حجابی کا نہ تھا مہر کی صورت دستور
کبھی آتی بھی نہ تھی دیکھنی والو سنکے حضور
دن کو ہوتی تھی نقاب رخ پر نور نہ دور
چشم مردم سی نہاں رہتی تھی تم صورت حور

تم پری زاد سے تھا تمکو گوارا پردہ
پردۂ قاف تھا مشہور تمہارا پردہ

۱۹

یوں ہر اک شخص سی آنکھوں کا لڑانا کب تھا
کبک طاؤس کو یوں چال بتانا کب تھا
یوں ہر اک باتمیں پاپوش دکھانا کب تھا
بال کھولی ہوئی ہر دم نکل آنا کب تھا

چال اٹکھیلی سے چلتی تھی یہ یہ ڈھنگ نہ تھی
لاکھا ہونٹھوں پہ جماتے تھی یہ رنگ نہ تھی

۲۰

ڈھنگ دلجوئی کی ہرگز نہ تمہیں آتی تھی
بند محرم کی جو کھلتی تھی تو شرماتی تھے
عرض مطلب پہ نہ اسطرح سی بہلاتی تھی
دونوں بغلوں میں وہیں داب کی رہ جاتی تھی

قسمیں دیتے تھے کہ میرا مرا مردہ دیکھے
آنکھیں پھوٹیں جو ہماری تمہیں نگاہ دیکھے

۲۱

اب تو کچھ نام خدا سیکھے نئے ہیں انداز
تھا عجب نئی اشخاص سے نئے راز و نیاز
سحر آنکھوں میں بھرا ہے تو لبوں میں اعجاز
نیا غمزہ نیا عشوہ نئی گرمی نئے ناز

زلف دکھلا کے جسے چاہا اوسے مار چلے
چال وہ سیکھی کہ جس چال پہ تلوار چلے
۲۲ھ

اسقدر اب نہ اوٹھاو بھی حیا کی پردی
میلی ٹھیلی پہ ابھی گو نہیں رغبت ہے ولے
لوگ آپسمین بہت کرنی لگی ہین چرچی
بات یہ بھی تو مگر سچ ہے بقول ارشد نے

پھرون گہر مین نہین صاحب کا پتا لگتا ہی
یون ہی بدنام جو ہو جاؤ تو کیا لگتا ہے
۲۳ھ

پوری ہونے بھی نہین پائی ابھی آپ جو ان
تمکو آرایش تن کی نہین حاجت مرجان
ہو گئی خلق مین مشہور تم ای جان جہان
بی بلی ہتی کی ہو جاتی ہی مجلس حیران

ابھی زلف ہی احوال زبون کرنے کو
لا کہا کیا سرخی لب کافی ہی خون کرنے کو
۲۴ھ

یون تو بچپن سے طبیعت کا تہا کچھ اور ہی ڈہنگ
تیغ ابرو سی ہزارون کی جگہ تہی چورنگ
عمر وہ چھوٹی ارادہ وہ بڑا اور وہ ترنگ
بلند بالا ہیان گوندہ کی تم ہوتی تہی آمادہ جنگ

بل سہو ون پر تہی پڑی چلتی نئی چال تہی تم
چھوٹی سی سن مین حقیقت ہے بڑی ہو نہال تہی تم
۲۵ھ

دلکو تہی حسن خداداد سی تیری الفت
ہور و لطف و عنایات و محبت شفقت
رہتی تہی اٹھہ پہر میری تمہاری صحبت
تہا ہمین غیر سے بالطبع تہی تمکو نفرت

کہیلنے کودنے ای مہر جدہر پہرتی تہے
ہم بھی سائے کیطرح ساتھ ادہر پہرتی تہے
۲۶ھ

سب یہ احوال یہ تہی تمکو عنایت کی نظر
مین بھی پروانہ رخ و زلف کا تہا شام و سحر
میری غیبت مین کیا کرتی تہی تعریف اکثر
اتنا بھی مہر کیا کسنے سے تجھے رشک قمر

یا ہمین حکم تہا بے پردہ پکاری آئے
یا ہمین حکم ہے آگی نہ ہماری آئے

۲۷

خبر جو کچھ ہوا اسکا نہین صاحب سے گلا
کیون یہ ہم تھی نہوتی جو تمہاری شیدا
نہین تقصیر تمہاری ہی فقط اپنی خطا
خستگی دل عاشق کی نہین کیا پروا

کیا خبر تمکو بھلا دل کی لگاوٹ کی ہو
ہو وہی معلوم طبیعت جو کہین اٹکی ہو

۲۸

ساری دنیا سے گیئے ڈھنگ نرالے تمنے
ہاتھ پاؤن جو ریحان سنبھالی تمنے
ابتو کچھ اور ہی اطوار نکالے تمنے
اور پیدا کیئے اب چال ہنسے والی تمنے

صحبتین غیرون سی ہین کرتی ہو اطوار نئی
روز ہینس رہتے ہین وسن میں خریدار نئی

۲۹

ابتو ہی اور ہی کچھ چہرۂ زیبا کی بہار
جنبش ابرو یہ چل جاتی ہی دم مین تلوار
دیکھین آرائش تن ہونی لگی سو سو بار
گرتی مین پھول سی رخسار پہ عشاق ہزار

ڈاک کی طرح سے رخسار جو ضو دیتی ہین
عکس پٹی کی گہر کان مین لو دیتی ہین

۳۰

چشم دکھلا کی کسیکی تئین بیمار کیا
چل کے سودائی کسیکو سر بازار کیا
دام گیسو مین کسی دل کو گرفتار کیا
کسی حیرت زدہ کو نقش بدیوار کیا

خون عالم کیا خون ریزیون مین طاق ہوئے
ماشاء اللہ سے اب شہرۂ آفاق ہوئے

۳۱

نقشہ لوگون نی بگاڑا ہی تری صحبت کا
دن لگی تمکو بھی چل نکلی ہو اب حد سی سوا
تاک مین تیری ہین ڈالا ہی تجھی می کا فرا
چاندنی رات کو اب ہوتی ہی سیر دریا

سیکھی ہین ابتو چلن سب سی نرالی تمنے
پینٹ سی نام خدا پاؤن نکالی تمنے

۳۲

اب نہ پردہ ہی نہ چوری ہی نہ شرم باقی ہین
جسپہ دل آتا ہی گھر سن اوسی بلوائی ہین
جی جہان چاہتا ہی آپ چلی جاتی ہین
اور جو کچھ کہیں ڈھٹائی سی یہ فرماتی ہین

۳۳

ہان جی ہان غیر سی کی ہمنی محبت نہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت نہین کیا

اور جو کہتا ہون کہ شکوہ ہی مجہی پیش حضور
پیار کیا تمکو کیا ہمنی کیا کوئی قصور
پاس میرا نہین کرتی ہو مروتی ہی دور
ہنس کی فرماتی ہین چاہت پہ تو نا حق مجہکو غرور

۳۴

کیا تمہین سمجہے ہی زمانے مین انوکہا چاہا
سیکڑون سمجہے ہین ایک تمہی ہی چاہا چاہا

لاکہون اس وضع سی ہوتی ہین ہماری بیجان
حور غلمان ہو فرشتہ ہو پری یا انسان
آتی ہی دیکہنی سی سیکڑونکی جانین جان
سب کسب مثل سلیمان ہین بزیر فرمان

۳۵

سنگ پانی ہوا گر ہم کوئی تقریر کرین
آدمی کیا ہی پریزاد کو تسخیر کرین

بندہ پرور یہ جو کچہ آپ نی فرمایا بجا
یہ یہ غمزہ یہ لگاوٹ یہ سجاوٹ یہ ادا
حسن ہے جتنا غرور آپ کرین ہی زیبا
جتنا کچہ تم مین ہے سب ہے ہمارا صدقا

۳۶

میری الفت کی سبب حسن ہے مغرور ہوئے
اک مری چاہ سے خلق مین مشہور ہوئے

دلربا تمکا چلن سارا سکہایا مین نے
ہان مگر سچ ہی کہ اپنا کیا پایا مین نے
ہوکی دیوانہ پریزاد بنایا مین نے
ایکدن بہی نہ مزا اسکا اوٹہایا مین نے

۳۷

دہیان رہ رہ کی یہی آتا ہی ہم کیا سمجہے
ہو وہی اس دل کا برا آپ کو اچہا سمجہے

اب یہ ڈر ہی کہ جہانین کہین بدنام ہو
بی مروت ہو بی دید ہو یون دیکہو
خود غرض عہد شکن لوگ نہ سمجہین تمکو
بی سبب ہی نہ تم ترک ملاقات کرو

ہوگا دشوار بہت منہ کا دکہانا تمکو
کیا کہے گا یہ بتاؤ تو زمانا تمکو

اتنا مغرور نو حسن دو روزہ پہ صنم
سیکڑون جاتی ہین سیکڑون آتا ہی دم
ہین حسین آپ تو شہرہ نہین آپ ہی کم
کبھی گذری ہوئی عالم پہ بھی یہ ہے عالم
سیکڑون مرتے ہین اس بات پہ بات کری
سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کرے

۳۹

پر یہ للہ بتا دی تو مجھی ای مری جان
تیری الفت نی کیا ہی مجھی ایسا حیران
جن ہی تو پاہی پری پاہی ملک یا انسان
کہ کسی طرحسے بچتی نظر آتی نہین جان
ہی وہوان سا لس ہین کیا خبر چلادی تو نے
نہین معلوم کہان اگ لگادی تو نے

۴۰

اب طبیعت نی اوٹھایا ہی وہ صد جا نگاہ
شکوہ کرتا نہین اسپر سی ترا مین واللہ
جان بچتی نظر آتی نہین ای غیرت ماہ
کوئی کہتا ہی تو کہتا ہون کہ کیا اوسکا گناہ
ہو نہ غیبت یہ مناسب نہین کہنا مجکو
اونکا شکوہ کسی سی نہین کہنا مجکو

۴۱

اونکو منظور اگر غیرونسی ہی انس و وفا
سو کہ مشہور زمانی مین وہ ہین عہد لقا
اونسی ملنا نہین منظور ہمین بہی حاشا
اپنی مطلب کی نہین ورنہ جلی کسکی بلا
کسکو مطلب ہی کہ اب اونسی ملاقات کری
ایسے خود غرضون سے یا پوش ہی بات کری

تمام ہوا

شوق

یہ بزرگ سواے حکیم نواب مرزا شوق ہین
نام ان کا معلوم نہین اور مولد اور مسکن بھی
ان کا دریافت نہین اور یہ بھی نہین معلوم
کہ یہ کس کے شاگرد ہین سواے اسس
واسوخت کے جو درج صحیفۂ مجموعۂ بیمثال
کے ہے اور کچھہ کلام ان کا نہ دیکھا نہ سنا
مگر طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے
ہین باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت شوق

۱

پیشتر ازین غیر نتھا بزم مین اے یار کوئی | غمگساری تری کرتا نتھا غمخوار کوئے
محرم راز نتھا واقف اسرار کوئی | گرم بازاری نکرتا تھا خریدار کوئی

دلربائی کا چلن سارا بتایا مین نے
بجدا تجکو پری زاد بنایا مین نے

۲

دل عاشق کا پہسانا نہین آتا تھا | پہیرنا زلف مین شانا نہین آتا تھا
کرنا عاشق سے بہانا نہین آتا تھا | روتی صورت کو ہسانا نہین آتا تھا

مردے جی اوٹہتے تہی قم کی صدا سے آگے
خون عشاق نہ ہوتی تہے حنا سی آگے

۳

آگے تہے گبرو مسلمان سے نہ ہرگز سازش | کوئی کرتا تہا اسطرح تمہاری نالش
آتش حسن اب ایسی ہی ہوئی ہی سرکش | خرمن عاشق بی ننگ کو دی ہی آتش

بات کرتے ہین فرشتی کی ہی پر جلتے ہین
سیکڑون شعلۂ آہ و جگر سے جلتے ہین،

۴

تجہے الفت ہی تہی مجہسے محبت تجکو | مین سمجہتا تہا میان اہل مروت تجکو
صحبت بد سے رہا کرتے تہے نفرت تجکو | خوش نہ آتی تہی کسی شخص کی صحبت تجکو

دام گیسو تری جہری پہ نہ ورزیدہ تہا
تو گل اندام تہا مین بلبل شوریدہ تہا

کوئی شیدا ہے پری رو تیرا دیوانہ تھا
شمع رخ کا ترے اگلی کوئی پروانہ تھا
اسطرح غیر کوئی آگے ترے یارانہ تھا
بلکہ غیر ترے گیسوؤن کا شانہ تھا

سو خواب مین بھی بیقی تھی وحشت دل
منتشر ہوش نہ رہتی تھے نہ یہ کلفت دل

قدم غیر نہ آتے تھے کبھی خلوت مین
جن دنون اپنی رسائی تھے تری [illegible]
اپنی ملت سے بچاتی تھے کسی بابت مین
رنج کا دخل نہ تھا انجمن راحت مین

شرب وصل شب و روز پیا کرتی تھی
مصحف رخ کی تلاوت تو کیا کرتی تھی

عیش باغ آپ جو جاتی تھی کبھی میلے مین
بھولتے تھی نہ کبھی یاد مری میلے مین
بن مرے آپکا لگتا نہ تھا جی میلے مین
رنج سے کرتے تھی تبدیل خوشی میلے مین

قاصد باد صبا سے جو مین سن پاتا تھا
نکہت گل کیطرح دوڑا ہوا جاتا تھا

دیکھکر غیر مجھے گھر کو پلٹ جاتے تھے
دوڑکر تم بھی گلے میرے چمٹ جاتی تھی
خار کہا کر وہ مرے رشک سے ہٹ جاتی تھی
تخش پیچی کیطرح مجھسے لپٹ جاتی تھی

بادہ پیتی تھے مری ہاتھ سے جلتے تھے غیر
مین یہ کہتا تھا خدا اسکا ہو انجام بخیر

کم سخن ایسی تھی سنتا نہ تھا کوئی آواز
یہ بیانام خدا تمنے نکالا انداز
جان دیتے تھے اس انداز پہ لاکھون جانباز
خلل انداز کبھی شہد کی مین تھے محرم راز

کردیا ہائے سخن سازون نے ہم باہم کا فرق
ہوگیا اب جو ملاقات مین دن رات کا فرق

آپ اغیارون کو ہمراہ لیے پھرتی ہین
صاف تمکو سر بازار لیے پھرتے ہین
ہاتھ مین اپنے وہ تلوار لیے پھرتی ہین
ہم بھی سر ہاتھ مین اپنی یار لیے پھرتے ہین

۱۰ہ

ابھی ہشیار ہین جس روز جنون ہووےگا
اک نہ اک روز ترے کوچہ مین خون ہووےگا

واسطے تیرے زمانے مین ہین کہلایا بد — خوب اس بات سے واقف ہی خداوند احد
تیری اس دعوہ باطل کو کرونگا مین رد — داغ دل بس ہے میان چشم خلائق کو سند

۱۱ہ

گالی مستطور گوارا کی رو کہا ہی مین نے
سنگ طفلان کی اذیت ہی اوٹہائی مین نے

کونسی ایسی خطا مجہسی ہوئے سے ہے صادر — جسکا احوال نہین ہوتا ہے بالکل ظاہر
نہین منظور نظر آپکو میرے خاطر — در دولت پہ جو ہوتا ہون کسیدن حاضر

۱۳ہ

سنتے ہین سب مری احوال یہ اندر باہر
دربان تک مجہی کہتی ہین کہ باہر باہر

یہ غلط سمجہے ہو تم مجہسا طرحدار نہین — کیا کوئی اور زمانے مین خوش اطوار نہین
کوئی اب آپکا ہووےگا خریدار نہین — لکہنو ہے یہ میان مصر کا بازار نہین

۱۴ہ

اک زلیخا تھی وہان لاکہون خریدار ہین یہان
ایک یوسف تہا وہان سیکڑون دلدار ہین یہان

روز وشب کی یہ لڑائی تو میان خوب نہین — دوستی تجہسے نبہنے کی کسی اسلوب نہین
تیرا طالب ہین نہین تو مرا مطلوب نہین — صبر کیونکر مین کرون حضرت ایوب نہین

۱۵ہ

صلح با غیر بما جنگ مبارک باشد
صحبت بادہ گلرنگ مبارک باشد

ایسا خالق نے دیا ہے صنم خوش اسلوب — جسکو ہر طور سے ہو دوستی مجہسی مطلوب
بہولی یوسف کو اگر دیکہے اوسکو یعقوب — ہووے تو اصل حقیقت مین سراپا محبوب

نکہت گل کیطرح ہوش اوڑا دی بالکل
سنبلستان لٹ کی بو سونگہ کے کہا دی سنبل

شوق

وہی تم یار وہی طالب دیدار ہیں ہم
وہی تم گل ہو وہی بلبل گلزار ہیں ہم

خفگی سے بھی اگر آپ لون کبھی شوق کا نام
سر بازار مجھے دیجیے لاکھوں دشنام

شوق اللہ دل جانتے ہی تیرا غلام
نام پر تیری یہ دل سوختہ کو کرتا ہی تمام

کب سکی ہی مجھے جلوہ گری سے مطلب
حور سی مجکو غرض ہی نہ پری سے مطلب

تمام ہوا